Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے


روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۱۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ — اتوار: ۲۳ رجب ۱۴۱۳ھ، ۱۷ صلح ۱۳۷۲ ہش، ۱۷ جنوری ۱۹۹۳ء — نمبر ۱۴


## ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس انسان کے لئے متقی اور نیک بننا کیمیا گر سے بہت بہتر ہے۔ اس کیمیا گری میں تو روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ مگر اس کیمیا گری میں دین بھی اور دنیا بھی دونو سُدھر جاتے ہیں۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو ساری عمر یونہی فضول ضائع کر دیتے ہیں اور کیمیا کی تلاش میں ہی مر جاتے ہیں حالانکہ اس کو پتہ ہیں سوائے نقصانِ مال اور نقصانِ ایمان اَور کچھ نہیں اور ایسا شخص یکے نقصان مایہ و دیگر شماتتِ ہمسایہ کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

اصل کیمیا تقویٰ ہے جس نے اس کو حاصل کر لیا اس نے سب کچھ حاصل کر لیا اور جس نے اس نسخہ کو نہ آزمایا اُس نے اپنی عمر ضائع کی۔ اگر کیمیا واقعی ہو بھی تو بھی اس کے پیچھے عمر کھونے والا کبھی متقی اور پرہیزگار نہیں ہو سکتا۔ جس کو رات دن دُنیا کی محبت لگی رہے گی وہ اپنے پاک اور پیارے خدا کی محبت کو اپنے دل میں کس طرح جگہ دے گا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۷۴)

## کامیابی کے لئے لذت والی تکالیف میں سے گزرنا ضروری ہے

### اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"میں نے ولایت میں شاہی نمائش میں جنگ کا ایک نقشہ دیکھا، جو سرکاری طور پر دکھایا گیا تھا۔ ایک جگہ جرمنوں کا بحری بیڑہ خطرناک حملہ کرتا تھا۔ جہاں اس نے سینکڑوں جہاز برطانیہ اور فرانس کے غرق کر دیئے۔ جب نقصان حد سے زیادہ بڑھ گیا تو انگریزی امیر البحر نے فیصلہ کیا کہ خواہ کچھ ہو اسے فتح کرنا چاہیئے۔ مگر وہ مقام فتح نہیں کیا جا سکتا تھا جب تک کچھ جہازوں کے ساتھ کچھ جانیں بھی ضائع نہ ہوں۔ اس وقت بحری فوج میں اعلان کیا گیا کہ کون کون لوگ اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ اس پر سب بحری فوج نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اس میں سے کچھ آدمی چنے گئے ان کا کام یہ تھا کہ اس مقام پر جا کر اپنے اپنے جہاز کو غرق کر کے وہ راستہ بند کر دیں۔ جہاں سے نکل کر جرمن جہاز حملہ کرتے تھے۔ ادھر جرمن بھی سوئے ہوئے نہ تھے۔ ان کے پہرے مقرر تھے۔ اس لئے یہ تجویز کی گئی کہ انگریزی بیڑہ ایک اور طرف حملہ کرے اور جب جرمن بیڑہ کی ادھر توجہ ہو تو ادھر سے انگریزی جہاز گھس جائیں۔ یہ اسّی میل کی دیوار بنی ہوئی تھی۔ اس کے سرے کو توڑنے کی کوشش کی جانی تھی۔ اس کے لئے ایک ایسا جہاز تیار کیا گیا جس کے لئے سب سے زیادہ یقینی موت تھی۔ اس میں کام کرنے کے لئے پھر خاص طور پر آدمی چنے گئے۔ ان میں سے ایک سپاہی نے اپنے آپ کو پیش کیا جس کی عمر ۱۷ سال کی تھی اس کا دوسرا بھائی افسر تھا۔ اس نے کہا۔ میں قواعد کے لحاظ سے اپنے آپ کو پیش تو نہیں کر سکتا۔ مگر میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہماری بوڑھی ماں ہے۔ اگر میرا چھوٹا بھائی اس مہم میں چلا گیا۔ تو وہ خیال کرے گی کہ چھوٹے بھائی کی اس نے کچھ مدد نہ کی۔ اس لئے مجھے بھی اس کام میں حصّہ لینے کی اجازت دی جائے۔ تا کہ میں اپنے بھائی کو بچانے کی کوشش کروں۔ اسے اجازت دی گئی۔ اس کے بعد ان کا ایک ماموں زاد بھائی تھا۔ اس نے کہا مجھے ان دونوں کو بچانے کی اجازت دی جائے۔ اسے بھی اجازت مل گئی۔ آخر وہ جہاز گیا اس وقت کا سارا نظارہ دکھایا گیا۔ خدا کی قدرت وہ تینوں ہی بچ گئے اور راستہ بند کرنے میں بھی کامیاب ہو گئے۔

اس قسم کی کیفیات جو پیدا ہوتی ہیں ان کے متعلق ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ان میں لذّت بھی ہوتی ہے اور رنج بھی۔ اس شخص کی کیفیت جس نے کہا کہ میرا چھوٹا بھائی جاتا ہے مجھے بھی جانے دیا جائے ورنہ میری ماں مجھ پر افسوس کرے گی۔ جہاں غم پیدا کرتی تھی کہ یہ ایسا موقع ہے جہاں قریباً یقینی موت ہے وہاں خوشی بھی پیدا کرتی تھی کہ میں اپنے فرض کو ادا کرنے جا رہا ہوں اور میں اپنے بھائی کو بچانے کے لئے آخری کوشش جو کر سکتا تھا۔ اس سے دریغ نہیں کیا۔

پس کامیابیوں اور فتوحات کے ساتھ جو غم اور تکالیف ہوتی ہیں۔ ان میں بھی لذت ہوتی ہے اور وہ قوم جو خدا کی ہو جاتی ہے وہ بھی غموں میں مبتلا ہوتی ہے۔ بلکہ دوسروں سے بہت زیادہ مبتلا ہوتی ہے کیونکہ اس کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہوتی ہیں مگر اس کے ساتھ ہی اسے بہت بڑی خوشی اور فرحت بھی ہوتی ہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء)

## بیعت کی حقیقت پر کاربند ہونا ضروری ہے

"جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہو سکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔ سچے طور سے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور انکی زندگی گناہ کی آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے۔ نفسانی خواہشات اور شیطان کے پنجے سے نکل کر خدا تعالیٰ کی رضا میں محو ہو جاویں۔ حق اللہ اور حق العباد کو فراخ دلی سے پورے اور کامل طور سے ادا کریں۔"

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

## نکاح و تقریب شادی

مکرم سید سعید الحسن ساجد صاحب مربی اسلام آباد ابن مکرم سید حمید الحسن صاحب کا نکاح مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۲ء کو ہمراہ محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب گجر معلّم وقف جدید ربوہ کے ساتھ -/۱۰۰۰۰ (دس ہزار) روپے حق مہر پر مکرم محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر حلقہ دار النصر غربی ربوہ نے پڑھا۔ اور اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا اور بارات سمبڑیال پہنچی۔

مورخہ ۱۹ دسمبر ۹۲ء کو دعوتِ ولیمہ کی گئی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ شادی دونوں خاندانوں کے لئے باعثِ برکت بنائے۔

دعا تدبیر کا ایک لازمی حصّہ ہے بلکہ یہ بھی ایک تدبیر ہی ہے۔ ایک تدبیر ہم مادی ذرائع سے کرتے ہیں اور ایک تدبیر ہم دعا کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ر صلح ۱۳۷۲ہش ۱۷ر جنوری ۱۹۹۳ء

## دلوں کو بدلئے

قوانین کی خلاف ورزی کا اگرچہ پتہ تو جسمانی حرکات سے لگتا ہے۔ یعنی ہم جو کچھ کرتے ہیں جسم کے اعضاء کی مدد سے کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ یا قوانین کی پابندی ہوتی ہے یا خلاف ورزی۔ لیکن جسمانی اعضاء سے جو کچھ کیا جاتا ہے اس کا منبع دل اور دماغ ہے۔ اور یہ دونوں نظر نہیں آتے۔ اسی لئے کہا جا سکتا ہے کہ قوانین بنا دینا اپنی جگہ پر لیکن قوانین پر عمل کرواتے کیلئے دل بدلنے کی ضرورت ہے۔ امریکہ نے شراب نوشی پہ پابندی لگا دی لیکن لوگوں نے شراب پینا نہ چھوڑا کیونکہ ان کا دل نہیں مانا کہ شراب چھوڑ دینی چاہئے۔ اگر دل مان جاتا تو قوانین کی سختی سے پابندی نہ کروا سکنے کے باوجود لوگ شراب چھوڑ دیتے۔ جب خدا والے دلوں میں تبدیلی کرتے ہیں تو ہر قانون ماننے میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ جو پانچ وقت شراب پینے والے تھے جب ان کے دل بدلے گئے اور پتہ چلا کہ شراب چھوڑ دینی چاہئے تو انہوں نے شراب کے مٹکے توڑ دیئے اور شراب کو خیرباد کہہ دیا۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ کوئی صاحبِ اقتدار کچھ کہتا ہے تو لوگ اس کی بات بظاہر مان لیتے ہیں اور بباطن اس کا منہ چڑاتے ہیں اور اسے بُرا بھلا کہتے ہیں اور جب بھی ۔ اور جونہی ۔ موقعہ ملتا ہے اس کی بات کو مسترد کر دیتے ہیں۔ اور وہی کچھ کرتے ہیں جو ان کا دل چاہتا ہے چاہے وہ صاحبِ اقتدار کے احکام کے کتنا ہی خلاف کیوں نہ ہو۔

اس ساری بات سے پتہ یہ چلتا ہے کہ فرد کو یا معاشرہ کو راہ راست پر چلانے کے لئے قوانین بھی ضروری سہی لیکن دل کا بدلنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ قوانین سمجھانے چاہئیں ان کی افادیت سے آگاہ کیا جائے اور دلوں میں یہ بات پیدا کی جائے کہ ان قوانین کا ماننا ان کے لئے مفید ہے۔ معاشرہ کی خرابیوں کی بہت سی وجوہ بتائی جاتی ہیں لیکن سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ دلوں میں فساد پیدا ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دلوں کو راہ راست پر لائے۔

---

تم نے کیا کچھ نہ کہہ لیا مجھ کو
اور مَیں ہوں کہ چُپ کا چُپ ہی رہا
تم کو فہم و ذکا خدا سے ملے
ہونٹ میرے ہلے تو بس یہ کہا

——— ابوالاقبال

---

○

جسے کہتے ہیں منزل وہ مقام آئے تو بتلانا
حریمِ ناز میں میرا بھی نام آئے تو بتلانا

گلی کوچوں میں لاحاصل ہے سعیِ جستجو اپنی
کوئی جلوہ کہیں بالائے بام آئے تو بتلانا

دعا کے نام پر چلتی ہے ان سے گفتگو دل کی
فلک سے ناشنیدہ سا پیام آئے تو بتلانا

چمن کے پھول پھل اور ڈالیوں کو ہم بچائینگے
کسی کے ہاتھ تیغِ بے نیام آئے تو بتلانا

یہ نسل و رنگ کی تمیز ہے تذلیل انساں کی
کبھی اس راہ میں عزت کا نام آئے تو بتلانا

ترا تعویذ بن سکتی ہے میرے خوں کی ارزانی
محبت میں یہ قربانی جو کام آئے تو بتلانا

مجھے امید ہے وہ بھول کر بھی یاد کرتے ہیں
دلِ افسردہ جب ان کا سلام آئے تو بتلانا

نہ پینے کی قسم کھا کر بھی پیتا ہے نسیم اکثر
کہیں پر بھی کبھی گردش میں جام آئے تو بتلانا

نسیم سیفی

---

## مالی قربانی کا فلسفہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:۔

"اگر یہ روپیہ ہماری ضرورت کے لئے کافی ہو جائے تب پھر بھی تمہارے اندر ایمان پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر اخلاص پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر زندگی پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے اور ہمیشہ اور ہر آن کیا جائے۔ اگر قربانیوں کا مطالبہ ترک کر دیا جائے تو یہ تم پر ظلم ہو گا۔ یہ سلسلہ پر ظلم ہو گا۔ یہ تقویٰ اور ایمان پر ظلم ہو گا"
(الفضل ۳۱ر اگست ۱۹۴۷ء)

اسی لئے تحریک جدید کی مالی قربانی کا مطالبہ بھی اس کے انیس سالہ دور کے بعد لازمی قرار دے دیا گیا تاکہ ہمارے ایمان، زندگی اور روحانیت فروغ پاتی رہے مبارک ہیں وہ وجود جو اس نکتہ کو سمجھیں اور وقت کے تقاضے کے مطابق بڑھ چڑھ کر اس عظیم الشان تحریک کے لئے قربانیاں پیش کریں۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

آنجا کہ محبتے نمک مے ریزد
ہر پردہ کہ بود از میاں بر خیزد

جہاں بھی محبت ظاہر ہوتی ہے وہاں محب اور محبوب میں ہر پردہ کو اٹھا دیتی ہے (اور دونوں کو ایک دوسرے کے سامنے لے آتی ہے)

ایں نفسِ دنی کہ صد ہزارش دہن است
خاموش شود چو عشق شور انگیزد

یہ ذلیل نفس جس کے ہزار منہ ہیں (یعنی ہر قسم کی باتیں کرتا ہے) جب محبت جوش میں آتی ہے تو خاموش ہو جاتا ہے (کیونکہ محبت کے علاوہ اسے کچھ سوجھتا ہی نہیں)

چوں رنگ خودی رود کسے را از عشق
یارش ز کرم برنگِ خویش آمیزد

جب عشق کی وجہ سے کسی کی خودی کا رنگ جاتا رہتا ہے تو یار اپنی مہربانی سے اس پر اپنا رنگ چڑھا دیتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ محبت ایک ایسی شئے ہے کہ جب ظاہر ہوتی ہے تو درمیانی پردے کو اٹھا دیتی ہے یعنی محبوب اور اس سے محبت کرنے والا ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں۔ اور اس طرح محبت اور بھی بڑھتی ہے۔ محبت کی نمک پاشی یہی ہے کہ وہ اپنا رنگ دکھلانے لگتی ہے اگرچہ لوگوں کے منہ میں مختلف قسم کی باتیں ہوتی ہیں بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ انسان کا ذلیل نفس ایسا ہے کہ اس کے لاکھوں منہ ہیں یعنی وہ ہر قسم کی باتیں بناتا ہے۔ لیکن جب عشق جوش میں آتا ہے تو باقی ساری باتیں بھول جاتی ہیں اور صرف محبت کا ہی تذکرہ باقی رہ جاتا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ جب تک انسان کسی سے محبت نہ کرتا ہو۔ اس وقت تک وہ اس کے متعلق ہر قسم کی باتیں کہنے کے لئے آمادہ رہتا ہے لیکن جب محبت ہو جاتی ہے تو اسے باقی سب کچھ بھول جاتا ہے اور وہ اس کی صرف خوبیوں ہی کا تذکرہ کرتا ہے اسی لئے کہتے ہیں کہ دوستی کی آنکھ اچھا ہی دیکھتی ہے۔ عشق جب منازل طے کرتا ہوا آگے بڑھتا ہے تو اس کی زبان خاموش ہو جاتی ہے اور دل میں محبت کا جذبہ تیز ہو جاتا ہے۔ اور جب عشق کی وجہ سے انسان انکسار کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور اس کے دل سے تکبر اور نخوت دور ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو محبوب کو قدموں میں ڈال دیتا ہے تو حضور فرماتے ہیں کہ یار مہربان اور یہاں اس سے مراد خدا تعالیٰ ہے اس پر اپنا رنگ چڑھا دیتا ہے۔ انسان جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں غرق ہوتا ہے اس سے ایسے کام سرزد ہونے لگتے ہیں جو دراصل اللہ تعالیٰ کی پشت پناہی اور اس کی منشاء اور اس کی قدرت ہی سے ممکن ہو سکتے ہیں۔ لوگوں کے لئے یہ باتیں اکثر حیرانی کا باعث ہوتی ہیں وہ دراصل اپنی محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ انسان اور خدا تعالیٰ کی محبت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر واقعی انسان اللہ تعالیٰ کے عشق کی وجہ سے اپنے غرور اور تکبر سے کنارہ کشی کر لے اور منکسر المزاج بن جائے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے آستانے پر ڈال دے تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ اپنا رنگ چڑھا دیتا ہے۔

اے خدا تو اپنے خاص فضل سے ہم پر بھی اپنا رنگ چڑھا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

# علمی مسائل

گو اس آیت میں صیغہ مجہول کا استعمال کیا گیا ہے۔ مگر گذشتہ آیات کو دیکھتے ہوئے کہنے والے مسلمان ہی معلوم ہوتے ہیں اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان ان منافقوں سے کہتے ہیں کہ جس طرح دوسرے شریف آدمی ایمان لائے ہیں اور اپنے عہد کے پکے ہیں تم بھی اسی طرح ایمان لاؤ یہ کیا کہ کبھی ادھر اور کبھی ادھر۔ دل میں کچھ اور زبان پر کچھ۔ تو منافق اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ جن لوگوں کی طرح ایمان لانے کا تم ہم کو مشورہ دیتے ہو وہ تو کم عقل ہیں اور اپنی جانوں اور مالوں کو بے دریغ لٹا رہے ہیں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ ہم بھی ان کی طرح بے عقل ہو جائیں۔ ایک مٹھی بھر آدمی ہیں اور ساری دنیا سے مقابلہ شروع کر رکھا ہے ان کو چاہئے تھا کہ سمجھ سے کام لیتے اور سب سے تعلقات بنا کر رکھتے جس طرح ہم سب سے تعلق بنا کر رکھتے ہیں۔

حل لغات میں بتایا جا چکا ہے کہ سفیہ جس کی جمع سُفَہَاءُ ہے سَفَہَ سے نکلا ہے اور اس کے معنے قلت عقل کے بھی ہوتے ہیں اور بے دریغ اپنے اموال کو لٹانے کے بھی ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی یہ محاورہ استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ آتا ہے۔ اپنے مال ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں نہ دو جو ان کو خرچ کرنا نہ جانتے ہوں اور ان کو ضائع کر دیں۔ منافقوں کا مسلمانوں کو سفہا کہنا انہی معنوں میں ہے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ لوگ نہ اپنی جانوں کی حفاظت کر سکتے ہیں نہ اپنے مالوں کی اور یونہی بے سوچے سمجھے اپنی جانیں ضائع کر رہے ہیں اور مال لٹا رہے ہیں لیکن ہم ہوشیار ہیں۔ ہم مسلمانوں کے ساتھ بھی بنا کر رکھتے ہیں اور کفار سے بھی۔ اس طرح ہم دونوں طرف کے خطروں سے محفوظ ہیں۔

منافقوں کا یہ اعتراض قرآن کریم میں دوسرے مقامات پر بھی وضاحت سے بیان ہوا ہے۔ چنانچہ آتا ہے کہ منافق اپنے ہم وطنوں سے کہتے تھے۔ یہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہیں ان پر خواہ مخواہ اپنے مال خرچ نہ کرو تاکہ یہ پراگندہ ہو جائیں اور تم اس وبال سے محفوظ ہو جاؤ۔ اسی طرح آتا ہے یعنی منافق لوگ ان پر بھی ہنسی اڑاتے ہیں جو صاحب توفیق ہو کر بڑھ بڑھ کر چندے دیتے ہیں۔ اور ان پر بھی جو صاحب توفیق نہیں اور جو کچھ تھوڑا سا مال ان کے پاس ہوتا ہے حاضر کر دیتے ہیں۔ گویا ان کو دونوں پر اعتراض تھا۔ جو صاحب استطاعت تھے انہیں کہتے تھے کہ دیکھو کیسے ریاکار ہیں۔ اپنے مال شہرت کی خاطر لٹاتے ہیں۔ جو غریب تھے ان پر ہنستے تھے کہ کیسے بیوقوف ہیں کھانے کو ملتا نہیں اور چندے دیئے جاتے ہیں۔

جانوں کے اسراف کے بارے میں بھی ان کا اعتراض تھا۔ چنانچہ جنگ کا ذکر اور دشمنوں کے غلبہ اور کثرت کا ذکر کر کے فرماتا ہے یعنی منافق اور جن کے دلوں میں مرض ہے کہتے ہیں کہ ان مسلمانوں کو تو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے یعنی دین میں جو وعدے ترقی کے مذکور ہیں۔ ان سے دھوکا کھا کر اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کرتے اور جانیں قربان کرتے چلے جاتے ہیں اور انجام کو نہیں دیکھتے۔

غرض سفیۃ سے مراد منافقوں کی یہ ہے کہ مسلمان اپنی جانوں اور مالوں کو بے سوچے سمجھے برباد کر رہے ہیں اور ہم اپنی جانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور اپنے مالوں کو بچا رہے ہیں۔ یہ اعتراض ہمیشہ بڑھنے والی قوموں پر ہوتا ہے۔ جب بھی خدا تعالیٰ کسی قوم کو بڑھانا چاہتا ہے ایسے ہی حالات میں بڑھاتا ہے کہ باوجود اس کے کہ جو قوم کمزور اور بے سامان ہوتی ہے وہ اسے بے دریغ قربانی کا حکم دیتا ہے جو منافقوں اور دشمنوں کی نظر میں ایک لغو فعل نظر آتا ہے۔ کیونکہ وہ قربانی کی قیمت نہیں جانتے۔ ہاں جب کامیابی حاصل ہو جاتی ہے تو ان کی اولاد کہتی ہے کہ یہ کامیابی غیر معمولی نہیں۔ اس کا سبب یہ تھا کہ مومن قربانی کرتے تھے اور ان کے مخالف غافل تھے۔ گویا پہلے ان کے آباء اور رنگ کا اعتراض کرتے ہیں اور اولاد بالکل الٹ قسم کے اعتراض شروع کر دیتی ہے۔ چنانچہ اسلام کی ابتدا میں تو یہ اعتراض کیا گیا کہ مسلمان تو بے وقوف ہیں۔ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کو ضائع کر رہے ہیں۔ اور ایسے طور پر خرچ کر رہے ہیں کہ نتیجہ کچھ نہ نکلے گا۔ یونہی اپنے مذہب کے جھوٹے وعدوں کے دھوکے میں آ گئے ہیں مگر جب اسلام کو غلبہ مل گیا تو اب ان کی اولاد یا ان کے اظلال یہ کہہ رہے ہیں کہ اسلام کی ترقی کوئی معجزانہ ترقی نہ تھی عربوں اور ایرانیوں اور رومیوں کے اخلاق تباہ ہو گئے تھے۔ اور ان میں قوم کی خاطر قربانی کرنے کا جذبہ نہ رہا تھا اس لئے مسلمان

باقی صفحہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔سین

# ملک بدر فلسطینی

جن ۴۱۵ فلسطینیوں کو اسرائیل نے ملک بدر کیا ہوا ہے وہ اب اپنے عارضی کیمپوں سے بھی جو جنوبی لبنان کی نو مین لینڈ میں تھے ہیں اور کھلے آسمان کے نیچے چلے گئے ہیں۔ ان کے قریب کی پہاڑیوں پر اسرائیل بم باری کرتا ہے تو یہ لوگ خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسرائیل ان پر بھی بمباری کر دے اور بعد میں یہ کہہ دیا جائے کہ غلط نشانے پر بم گرے ہیں۔ یہ ۴۱۵ غازہ پٹی اور مغربی کنارہ کے باشندے لبنان اور اسرائیل کے درمیان اس امید پر بیٹھے ہیں کہ عالمی برادری کے دباؤ کے ماتحت انہیں واپس اپنے وطن جانے کا موقعہ مل جائے گا۔ اگرچہ اقوام متحدہ کے نمائندے سے بھی اس سلسلے میں کوشش کی ہے لیکن اسرائیل کا کہنا ہے کہ ہم انہیں واپس نہیں لے سکتے۔ ان میں سے دس افراد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جو احکام جاری کئے گئے تھے وہ غلط تھے۔ لیکن ان کی واپسی کا بھی ابھی پورا انتظام نہیں ہوا۔ اسرائیل کی سرحدوں پر کئی دنوں سے جنگی کیفیت طاری ہے اور ان لوگوں کا خیال ہے کہ کہیں اس میں وہ نہ پس جائیں۔ ایک مریض کو ہسپتال میں لے جانے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ لیکن اسے لبنانی خطے تک پہنچنے ہی نہیں دیا گیا۔ ان میں سے ایک شخص محمد قاسم نے کہا ہے کہ ہم خوف میں دن گذار رہے ہیں راتوں کو سو نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ لبنان اور اسرائیل کی آپس میں ارادے کی جنگ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اسرائیل نے اپنی بمباری کے متعلق کہا ہے کہ ہم نے ان مشکوک جگہوں پر بم پھینکے ہیں جہاں ہمارا خیال ہے کہ گوریلا لوگ اپنی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ کہتے ہیں کہ تقریباً ۱۲ ٹینکوں کے شیل وہاں گرے۔ فلسطینی کہتے ہیں کہ ہم اس بات سے حیران ہیں کہ ہمیں اپنے ملک سے نکال کر ہم پر مزید یہ ظلم و ستم کیا جا رہا ہے۔

## میڈیکل کالج جامشورو

بتایا گیا ہے کہ میڈیکل کالج جامشورو کے ایم۔بی۔بی۔ایس کے ۵۰۴ طالب علموں نے ۳۱ دسمبر سے امتحانات کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں پورا کورس پڑھایا نہیں گیا کیونکہ کئی ایک استاد کلاسوں میں حاضر نہیں ہوتے رہے اس لئے انہیں کتابیں دیکھ کر امتحانی پرچے حل کرنے کی اجازت دی جائے۔ کالج کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ طالب علم محض اس لئے بائیکاٹ کر رہے ہیں کہ کالج نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ امتحان کے دوران نقل نہیں مارنے دی جائے گی۔ ان ۵۰۴ کے قریب طلباء کی ایکشن کمیٹی نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ وہ کیوں کتابیں دیکھ کر امتحان دینا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد کالج کی انتظامیہ نے ایک پریس کانفرنس کر کے اپنے مؤقف کی وضاحت کی۔ طلباء نے کہا ہے کہ نقل کرنا ہمارا بنیادی حق ہے جو انتظامیہ نے غصب کر لیا ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ حق ہمیں واپس دلایا جائے۔ یہ مکرم پرنسپل صاحب نے کہا ہے۔ یعنی انتظامیہ کی پریس کانفرنس کے موقعہ پر طلباء کا مؤقف بیان کرتے ہوئے پرنسپل صاحب نے یہ بات کہی انہوں نے مزید کہا کہ کالج کی انتظامیہ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے اور اس فیصلے سے طلباء کو آگاہ کر دیا گیا ہے کہ نقل کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ طلباء نے پہلے ہی پرچے سے بائیکاٹ شروع کر دیا تھا اور اس بات کا مطالبہ کر دیا کہ انہیں نقل کی اجازت دی جائے۔ پرنسپل صاحب نے بتایا کہ انہوں نے خود طلباء سے اس سلسلے میں گفت و شنید کی تھی۔ اور انہیں اچھی طرح پتہ ہے کہ وہ صرف اور صرف نقل کے لئے بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ طلباء کا یہ کہنا کہ اساتذہ کلاسوں میں حاضر نہیں ہوتے رہے بالکل غلط بات ہے۔ مزید پرنسپل صاحب نے بتایا کہ سال بھر میں ۵۰۴ طلباء میں سے زیادہ سے زیادہ ۵۰ سے ۷۵ تک طلباء کلاسوں میں حاضر ہوتے رہے ہیں۔ آپ نے اس الزام کی بھی تردید کی کہ پرچے کورس سے باہر سے بنے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب پرچے ابھی کھلے ہی نہیں اور طلباء نے دیکھا ہی نہیں تو وہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ یہ پرچے کورس سے متعلق نہیں ہیں۔ جس وقت یہ پریس کانفرنس ہو رہی تھی سینکڑوں طلباء کالج سے باہر کھڑے تھے۔ بعض صحافیوں نے بھی طلباء سے گفتگو کی۔ پروفیسر امیر حیدر قاضی کے متعلق بتایا گیا اور بتانے والے نے کہا کہ وہ قرآن کریم کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ یہ صاحب سارا سال کلاس میں نہیں آئے۔ جس طالب علم نے یہ بات کہی اس کا نام محمد امین خان شبلی ہے۔

## مقبوضہ جموں کشمیر

مقبوضہ جموں کشمیر کے علاقے میں حکام کی پریشانی بڑھ رہی ہے بابری مسجد کے انہدام سے اس علاقے میں مسلمانوں کے احتجاج کی صورت میں ہندوؤں کے مندر اور ان کے گھر جلائے جانے کا خطرہ ہے۔ بلکہ کسی حد تک ایسا ہو بھی چکا ہے۔ مختلف علاقوں سے ملنے والی رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ پونچھ راجوری اور ایسے ہی دیگر مسلمانوں کے علاقوں پر کرفیو عائد ہے۔ لیکن اس کے باوجود خطرہ کم نہیں ہوا۔ حکام کا کہنا ہے کہ ڈر اس بات کا ہے کہ اگر یہاں کے نوجوانوں نے بندوقیں اٹھالیں تو بہت سے ہندو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ بہت سے لوگ چاہتے ہیں کہ وہ ایودھیا جا کر ہندوؤں کی مخالفت کریں۔ وہاں پر باقاعدہ ہڑتالیں بھی کی جا رہی ہیں۔ اور یہ ہڑتالیں خاصی کامیاب ہیں یعنی کاروباری زندگی کو مکمل طور پر معطل کر دیتی ہیں اور ان ہڑتالوں کے دوران املاک اور جانوں کا نقصان بھی ہوتا ہے۔

○ خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

○ اس بات کا خیال رکھیں کہ واقفین نو بچوں کے مزاج کے اندر پاکیزگی ہونی چاہیئے۔

(حضرت امام جماعت الرابع)

# قرارداد تعزیت

نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں اپنے پیارے ساتھی مولوی مبشر احمد صاحب کی وفات پر ذیل کی قرارداد تعزیت پاس کی ہے۔

"بلاشبہ جماعت احمدیہ نائیجیریا اپنے ایک نہایت ہی قابل مربی سے محروم ہو گئی ہے۔ وہ ۱۷ دسمبر ۱۹۹۲ء کو ایک دعوت الی اللہ کے مشن پر کاتو سے سوکوٹو جاتے ہوئے۔ موٹر کار کے ایک افسوسناک حادثے میں اچانک وفات پا گئے۔

وہ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے وہ ایک رحم دل، محبت کرنے والے، ٹھنڈے مزاج کے مالک اور انتہائی بردبار انسان تھے۔

یہ عاملہ سمجھتی ہے کہ وہ اپنے اجلاسوں میں ان کی عظیم اور پرحکمت نصائح کی کمی کو ہمیشہ محسوس کرے گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو ہمیشہ بلند کرتا رہے جیسا کہ اس نے اپنی راہ میں جان پیش کرنے والوں سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اور ہماری دعا ہے کہ وہ آپ احباب کو بھی اس ناقابل تلافی نقصان کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آپ کے بھائی

ممبران نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا

# خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

جملہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور و قائدین مجالس ہائے لاہور اپنے اجلاس مورخہ ۲۵ نومبر ۹۲ء میں اپنے ایک بہت ہی پیارے مخلص اور خادم سلسلہ محترم اخوند فیاض احمد صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ مکرم و محترم اخوند فیاض صاحب بلاشبہ خداداد صلاحیتوں سے مزین تھے۔ علمی وسعت کے ساتھ ساتھ ایک فصیح البیان اور پرجوش خادم سلسلہ وجود تھے جو فی الواقع امامت کے ساتھ والہانہ عشق رکھنے والے وجود تھے۔

جماعت احمدیہ لاہور کے شعبہ دعوت الی اللہ کے انچارج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ اپنی وفات سے ایک رات قبل جماعتی عہدیداران کے اجلاس کی صدارت کی۔ اور سب کو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی بھرپور انداز میں تلقین کی۔

آپ کو بحیثیت صدر حلقہ جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی بھی خدمت کی توفیق ملی۔

ہماری دعا ہے کہ مولیٰ کریم آپ کو جنت

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

# اخبار احمدیہ لندن

ماہنامہ اخبار احمدیہ لندن کا نومبر دسمبر ۱۹۹۲ء کا شمارہ ہمارے سامنے ہے ۔ نہایت نفیس کاغذ کا سرورق جس کے دونوں طرف بیت الذکر کینیڈا کی انتہائی خوبصورت تصویریں ہیں اور سفید کاغذ پر کمپیوٹر پر کمپوز کیا ہوا متن ۔ پرچہ واقعی دیدہ زیب ہے پرچے پر جن احباب کے اسمائے گرامی درج ہیں اور جو سب کے سب ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں وہ درج ذیل ہیں ۔

امیر صاحب مسٹر آفتاب احمد خان مربی انچارج مولانا عطاء المجیب راشد مدیران مسٹر ہاشم سعید انگریزی مسٹر بشیر الدین سامی اردو ۔ مینیجر مکرم محمد اسلم خالد ۔ سرکولیشن کے ذمہ دار مکرم محمد حسن اور مکرمہ حلیمہ حسن

اور اگر آپ ہمیں تحدیث نعمت کی اجازت دیں تو ہم یہ کہیں کہ مکرم محمد حسن صاحب خاکسار کے خالو مکرمہ حلیمہ حسن صاحبہ خاکسار کی خالہ مکرم محمد اسلم صاحب خالد خاکسار کے خالہ زاد بھائی اور مکرم بشیر الدین سامی صاحب خالہ زاد بہن صفیہ بیگم کے شوہر ہیں یہ بات اس لئے کہنے کا خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کہ اس نے ہم عاجزوں کو اخبار احمدیہ میں کس طرح خدمت کا موقعہ دیا ہے

اردو حصے میں سب سے پہلے حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ منظوم کلام جو ۲ راگست ۱۹۹۲ کو جلسہ سالانہ یوکے کے اختتامی اجلاس میں پڑھا گیا تھا شامل اشاعت ہے ۔ صفحہ ۳ پر حضرت امام جماعت الرابع کے حالیہ دوروں کا ذکر ہے اور صفحہ ۴ پر اہل یوروپ کے نام حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد بابت اشتہار مطبوعہ ۲ دسمبر ۱۸۹۲ء ۔ اس ارشاد میں حضور فرماتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پورے ایک سو سال پہلے یوروپ وامریکہ میں (دعوت الی اللہ) کی منصوبہ بندی کی بات کی ہے ۔ اہل یوروپ کو چاہیئے کہ اس مبارک منصوبہ کے تحت اپنے اپنے علاقوں میں دعوت الی اللہ کے لئے تفصیلی منصوبہ بنائیں اور ان کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ اختیار کریں ۔ اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اشتہار کا مکمل متن دیا گیا ہے ۔ ایک طالب علم کا خط جو حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے والد محترم حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں انگلستان سے ۱۳ راپریل ۱۹۵۶ء کو تحریر کیا تھا اس کا پورا متن دیا گیا ہے ۔ اس سے آگے ایک تبصرہ ہے جو حضرت میر ناصر نواب صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رضا ظاہر فرماتا رہے) کے مضمون کی صورت میں مورخہ ۲ جنوری ۱۸۹۳ء کو لکھا گیا اور جس میں آپ نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ کی روئداد بیان کرتے ہوئے اس پر تبصرہ فرمایا تھا ۔ اس کا مکمل متن بھی دیا گیا ہے ۔ اس کے بعد دیوبندی عالم محمد یوسف صاحب لدھیانوی کی کتاب "قادیانیوں کو دعوت اسلام" میں پیش کئے گئے ایک اعتراض کا جواب ہے ۔ اعتراض انہوں نے یہ کیا ہے کہ قادیانی مذہب میں ام المومنین کا لقب جناب مرزا صاحب کی اہلیہ محترمہ کا ہے ان کی کتاب کے صفحہ ۲۱ پر یہ بات شائع کی گئی ہے ۔ اس جواب کے بعد گذشتہ دنوں انگلستان میں حضرت امام جماعت الرابع نے جو جنازے پڑھائے ان کی تفصیل انگریزی حصے میں سب سے پہلے کینیڈا کی نئی دارالذکر کے متعلق گلزار عبداللہ صاحب آرکیٹکٹ کا ایک مضمون ہے اس کے بعد سوال و جواب ہیں پھر بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں احمدیوں کے متعلق اظہار خیال کیا گیا ہے اور اس کے بعد ایک پرانے انگریز احمدی مسٹر ناصر اے سکودر کی وفات کا ذکر ہے آپ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا ترجمہ ہم الگ الفضل میں شائع کر رہے ہیں ۔ حضور نے صومالیہ کے سلسلے میں جو اپیل کی ہے اس کا بھی ذکر ہے ایک سیکشن خدام کے لئے الگ کیا گیا ہے اور اس میں خدام سے متعلق خبریں درج کی گئی ہیں ۔ مثلاً احمدیہ نوجوانوں کی ہاکی ٹیم نے سویڈن اور ناروے کا دورہ کیا ۔ اسی طرح ۳۰ اگست ۱۹۹۲ء کو ہونے والی لمبی واک (چلنا) کی رپورٹ بھی درج ہے ۔

اگر احباب احمدیہ ایسوسی ایشن یوکے کی ڈائری ۱۹۹۳ء خریدنا چاہیں تو بیت الفضل لندن کے بک سٹال ۔ امیر صاحب کے دفتر اور ۵ آرڈن سٹریٹ جلنگم کینٹ ME7 1F سے ۲ پونڈ ۵۰ سینٹ میں خرید سکتے ہیں ۔ (ن ـ س)

# کس نے کیا کہا

ویک اینڈ پوسٹ (فرنٹیئر پوسٹ) کے سعید منہاس نے سیدہ عابدہ حسین سفیر پاکستان برائے امریکہ سے پوچھا کہ وہ پاکستان میں مذہبی پارٹیوں کے کردار کو کیسا پاتی ہیں ۔ سیدہ عابدہ حسین نے جواب میں کہا کہ ماضی میں مذہب کے نام پر ہمارا استحصال کیا جاتا رہا ہے ۔ چونکہ اسلام میں کلرجی (پیشہ ور مولوی) کی کوئی جگہ نہیں ہے ۔ اس لئے ہمیں کسی ترجمان (گائیڈ یا انٹرپریٹر) کی قرآن کریم اور سنت کے سلسلے میں ضرورت نہیں ہے ۔ کسی شخص کو ہمیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اسلام کیا ہے ہم خاصے روشن دماغ ہیں ۔ اور قرآن مجید اور سنت کو تفسیروں سے اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں ۔ مذہب تو ہماری زندگی کا ایک حصہ ہے اس لئے کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے کہ وہ اپنے ذاتی مفاد کے لئے ہمارا مذہبی استحصال کرے ۔ یہ مسلم امت کی بدقسمتی ہے کہ وہ لوگ جنہیں تیل کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی صنعتوں کو جاری رکھ سکیں انہوں نے امت کو مختلف دھڑوں میں تقسیم کر دیا ہے وہ جن کے پاس تیل ہے انہوں نے بھی اس سلسلے میں کردار ادا کیا ہے ۔ اور نتیجتاً امت کمزور ہو گئی ہے

اسی لئے سعودی عرب ایران اور عراق امت کو شیعہ سنی اور تیل والے اور غیر تیل والے دھڑوں میں تقسیم کرنے کے لئے پاکستانی مولویوں کو رقوم دی جاتی ہیں ۔ لیکن ہماری حکومتیں کیوں اس بات کی اجازت دیتی ہیں کہ یہ ممالک پاکستانی مولویوں کو روپیہ بھیجیں ۔ موجودہ وقت میں بہت سی

By Saeed Minhas

**How do you view the role of religious parties in Pakistan?**

In past we were exploited in the name of religion. Since Islam has no room for clergy, we also don't need a 'tarjuman' (guide/interpreter) for Quran and Sunnah. No one should teach us what Islam is. We are enlightened enough to read and understand the Quran and Sunnah with the help of 'tafseers'. Religion should be seen as a part of us and therefore, nobody should be allowed to exploit religion for his vested interests.

It is unfortunate for Muslim Ummah that those who needed oil for maintaining their industrial states divided the Ummah into various factions. Those who owned oil had also contributed a lot to this division and consequent weakness of the Ummah.

That is why Saudi Arabia, Iran and Iraq need to feed maulvis in Pakistan to keep the Ummah divided in Shia-Sunni and oil rich-oil deficient countries. But why do our governments allow these countries to send money to "maulvis" in Pakistan?

At present, many little parties are getting money from foreign states just to keep the nation divided in small segments of shia-sunni factions. Islam is a religion of peace, then why do these maulvis in Pakistan have bodyguards and carry the latest ammunition wherever they go.

The biggest debate is the one which concludes in the ballot box, and the results of the last three elections in the country's history have proved that all the "maulvi parties" participated and were able to get only 10 per cent of the votes collectively. Consequently, a very poor number of maulvis turned up in the assemblies.

It means that through these elections, 90 per cent of Pakistanis have established that they are not rigid but are accommodating regarding religion, that they are neither extremist nor orthodox.

Friday, January 8, 1993

چھوٹی چھوٹی پارٹیاں بیرونی ممالک سے اس لئے روپیہ حاصل کر رہی ہیں کہ قوم کو شیعہ سنی دھڑوں میں تقسیم رکھا جائے ۔ اسلام تو امن کا مذہب ہے پھر پاکستان کے مولوی کیوں اپنے ساتھ باڈی گارڈ رکھتے ہیں اور کیوں جدید ترین اسلحہ اٹھائے پھرتے ہیں ۔ سب سے بڑا مباحثہ تو بیلٹ بکس کے ذریعے انجام پذیر ہوتا ہے اور ملک میں گذشتہ تین انتخابات کی تاریخ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تمام مولویوں کی پارٹیوں نے انتخابات میں حصہ لیا اور زیادہ سے زیادہ دس فیصد ووٹ اجتماعی طور پر حاصل کئے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

عبدالمغنی زاہد

# مکرم چوہدری عطاء الرحمان خان صاحب

خاکسار کے چچا مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن خان صاحب آف گگی نو۔ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ ۱۵ر نومبر ۱۹۹۲ء کی شب سڑک کے ایک دردناک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔

آپ سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کے ایک مخلص اور جان نثار رفیق حضرت چوہدری عبدالسلام خان صاحب آف کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور کے صاحبزادے تھے۔ اوائل عمر سے ہی احمدی ماحول میں پرورش پائی اسلئے سلسلہ کے لئے بہت غیرت اور محبت کا جذبہ رکھتے تھے۔ تقسیم ملک سے پہلے آپ کچھ عرصہ کاٹھ گڑھ کے احمدیہ سکول میں مدرس کے فرائض بھی سر انجام دیتے رہے۔ مگر پاکستان آکر زیادہ تر اپنی زمینوں کی نگرانی میں ہی وقت گزارا۔ موصوف بہت مہمان نواز تھے۔ دوسروں کے کام کر کے بہت خوش ہوتے۔ ہر ایک سے ہمدردی اور محبت سے پیش آتے۔

میرے والد صاحب کی وفات کے بعد انہوں نے میرے ساتھ خاص شفقت کا سلوک فرمایا اور لمبے عرصہ تک گگی نو کے علاقہ میں ہماری زرعی اراضی کی دیکھ بھال فرماتے رہے۔ طبیعت میں سادگی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک خاص رعب عطا فرمایا تھا۔ صائب الرائے تھے۔ اپنوں اور غیروں میں بہت مقبول تھے۔ ہر طبقہ کے لوگ ان کی عزت کرتے۔ ہمارے خاندان میں اب پرانے بزرگ بہت کم رہ گئے ہیں میرے یہ سادہ منش اور بزرگ چچا جان جو محبت و اخلاص کا پیکر تھے۔ ہمارے لئے ایک قیمتی سرمایہ تھے۔ جب کبھی ملاقات ہوتی تو اکثر ہمیں ابتدائی زمانہ کے ایمان افروز چشم دید واقعات سناتے جس سے سلسلہ کی تاریخ سے آگاہی ہوتی اور اپنے بزرگوں کی خدمات اور قربانیوں سے متعلق معلومات حاصل ہوتیں۔

آپ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے مثالی تھی۔ روزانہ گاؤں سے پیدل چل کر تین میل کے فاصلہ پر اپنی زمینوں پر جاتے اور شام کو پیدل ہی واپس آتے۔ غریبوں بیوگان اور ضرورت مندوں کی امداد کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے اور دوسروں کے کام آکر خوشی محسوس کرتے۔ وفات کے روز بھی خدمت خلق کے جذبہ کے تحت ہی شورکوٹ گئے تھے۔ ان کے چھوٹے وفات یافتہ بھائی کی فیملی شورکوٹ رہتی ہے۔ آپ گاؤں سے لکڑیوں کا گڈا لے کر شہر ان تک پہنچانے گئے۔ بعد میں وہیں ان کے بعض اور کاموں میں مصروف ہو گئے۔ واپسی پر شام کو سائیکل پر گاؤں آ رہے تھے کہ ملتان روڈ پر کسی ٹرک نے انہیں ٹکر مار دی۔ محترم چچا جان زخمی حالت میں دو گھنٹے تک سڑک کے کنارے پڑے رہے۔ آخر کسی واقف کار نے پہچان لیا اور انہیں گاؤں پہنچایا۔ گھر پہنچنے کے ایک گھنٹہ بعد آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

محترم چچا جان کی پہلی زوجہ سے اولاد نہیں ہوئی۔ کچھ عرصہ قبل آپ نے دوسری شادی کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا فرمایا تینوں بچے ابھی نابالغ اور بالکل نوعمر ہیں۔ سکول کی ابتدائی کلاسوں میں زیر تعلیم ہیں۔

قارئین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ جہاں وہ محترم چچا جان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں وہاں وہ ان معصوم بچوں اور موصوف کی دونوں بیوگان کو بھی خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل سے ان کی کفالت کے سامان پیدا فرمائے۔

## آپ کا خط ملا

مکرمہ حمیدہ شاہدہ صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں:۔

امید ہے آپ خیریت سے ہونگے سورج کی کرن نکلنے سے قبل الفضل کے ذریعہ روزانہ آپ سے ملاقات ہوتی ہے۔ کئی مرتبہ الفضل میں لکھنے کے لئے دل چاہتا ہے مگر کم ہمتی مانع رہتی ہے۔ آج ہمت کی ہے حوصلہ افزائی فرمائیں۔

مکرم جناب پروفیسر محمد افضل صاحب کا مضمون بے حد پسند آیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان میں قابل اساتذہ کی کمی نہیں ہے۔ بچپن سے لے کر اب تک کے اساتذہ ایک فلم کی طرح دماغ میں گھوم گئے۔ اور تمام اساتذہ کرام کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلی۔ کس کس کا نام گنواؤں یہ بہت لمبی فہرست ہے۔ چند ایسی شخصیات ہیں جن کو ہم بھلا نہیں سکتے۔

تمام اساتذہ کو دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے اپنی محبت۔ لگن اور نمونہ سے ہماری راہنمائی کی۔ ایک شعر ان کی نذر ہے۔

؎ میرے استاد کی عظمت نے کئے ہیں زہرہ
میرے افکار کی راہوں میں ستارے روشن

خدا تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی والی برکتوں والی لمبی زندگی عطا کرے۔

---

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

# کھادوں کے استعمال کیلئے چند مفید مشورے

۱۔ نہری علاقوں میں گندم کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے نائٹروجن ۴۵ اور فاسفورس ۴۶ کلوگرام فی ایکڑ کی ضرورت ہوتی ہے۔

۲۔ بارانی علاقوں میں نائٹروجن ۳۶، اور فاسفورس ۴۳، کلوگرام فی ایکڑ کی ضرورت ہوتی ہے۔

۳۔ پوٹاش کی کھاد کی ضرورت کا انحصار زمین میں موجود مقدار۔ پانی کی نوعیت پہلے کاشت ہونے والی فصل اور زمین کے کٹاؤ پر ہے۔ ایسی صورت میں پوٹاش بمقدار ۲۵۔ کلوگرام فی ایکڑ نہری اور بارانی زمینوں میں ڈالنے سے بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

۴۔ ٹیوب ویل کے پانی سے سیراب ہونے والی زمین میں نمکیات میں سوڈیم کی مقدار کے مطابق ۵ سے ۱۰ بوری جپسم ڈالنے سے کھادوں کی افادیت میں ۲۳ سے ۴۲ فیصد اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ فاسفورس کھاد بوائی کے وقت نہ ڈالی گئی ہو تو پہلے پانی کے ساتھ ڈالیں۔

۶۔ چاول۔ کماد۔ کپاس کے بعد ریتلے اور ٹیوب ویل سے سیراب ہونے والے رقبوں میں پوٹاش کھاد ضرور استعمال کریں۔

۷۔ پچھیتی فصل کو ساری کھادیں بوقت کاشت ڈال دی جائیں۔

۸۔ آلو کی فصل کے بعد گندم کی پچھیتی کاشت فصل کو نائٹروجن اور فاسفورس کی متوسط مقدار ڈالی جائے۔

۹۔ آلو کی فصل میں اگر پوٹاش استعمال کی گئی ہو تو گندم کو پوٹاش کی چنداں ضرورت نہیں۔

۱۰۔ نقصان دہ نمکیات سے متاثرہ شور زدہ/کلر اٹھی زمینوں میں کیمیائی تجزیہ کے مطابق جپسم اختیار کریں۔

۱۱۔ برسیم و شفتل کے بعد کاشتہ گندم میں اضافی فاسفورس کھاد استعمال کریں۔

۱۲۔ کھادوں کو خشک گوداموں میں ذخیرہ کریں۔

۱۳۔ پوٹاشیم سلفیٹ کی کھاد زمین کا کیمیائی تجزیہ کراتے کے بعد حسب سفارشات استعمال کریں۔

---

بقیہ: صفحہ ۴

میں اعلیٰ مقام نصیب کرے۔ اور آپ کے پسماندگان کو یہ جانکاہ صدمہ حوصلہ اور صبر سے برداشت کرنے کی توفیق ملے۔

ہم آپ کی اہلیہ محترمہ اور آپ کے اکلوتے بیٹے مکرم ڈاکٹر شکیل احمد صاحب اور آپ کی اکلوتی بیٹی و دیگر اہل خاندان سے دلی اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہم ہیں جملہ ممبران و قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

---

بقیہ صفحہ ۵

جس کا یہ نتیجہ نکلا کہ مولویوں کی بہت کم تعداد اسمبلیوں میں جا سکی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان انتخابات کے ذریعے ۹۰ فیصد پاکستانیوں نے یہ بات ثابت کر دی کہ وہ رجڈ (RIGID) نہیں ہیں۔ بلکہ مذہب کو اپنی زندگیوں میں ہر ضرورت کے موقعہ پر پوری طرح شامل کرتے ہیں۔ وہ انتہا پسند بھی نہیں ہیں اور بنیاد پرست بھی نہیں ہیں۔

---

اسیران راہ مولا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انکی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ:۔**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر ۲۸۷۵۵** میں امۃ الجمیل رانا بنت حمید احمد رانا صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۰۸ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸۔۱۰۔۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات ۲۶ تولہ مالیتی ۸۳۲۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
الامۃ۔ امۃ الجمیل رانا۔ ۵۰۔ اے سندھی مسلم سوسائٹی کراچی۔
گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔
گواہ شد نمبر ۲۔ رانا حمید احمد وصیت نمبر ۱۵۳۷۳ والد موصیہ۔

**مسل نمبر ۲۸۷۵۶** میں امۃ المتین رانا بنت حمید احمد رانا صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸۔۱۰۔۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی ۱۷ ۱/۲ تولہ مالیتی ۵۵۲۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ امۃ المتین رانا۔ ۵۰۔ اے سندھی مسلم سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ رانا حمید احمد والد موصیہ وصیت نمبر ۱۵۳۷۳۔

**مسل نمبر ۲۸۷۵۷** میں بشریٰ رانا بنت حمید احمد رانا قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸۔۱۰۔۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی وزنی ۱۲ تولہ مالیتی ۳۸۴۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ بشریٰ رانا بنت رانا حمید احمد صاحب ۵۰۔ اے سندھی مسلم سوسائٹی کراچی۔
گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔
گواہ شد نمبر ۲۔ حمید احمد رانا والد موصیہ وصیت نمبر ۱۵۳۷۳

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہیں (انہوں نے اچھی طرح چیک کر لیا ہو کہ اس مخلوط تعلیمی ادارے کے بغیر تعلیم ممکن نہیں) کے لئے ضروری ہے کہ وہ نظارت تعلیم کے توسط سے حضور انور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ اسی طرح وہ تمام احمدی طالبات جنہوں نے ابھی تک لاعلمی کی بنا پر یہ اجازت حاصل نہیں کی اور وہ کسی مخلوط تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں فوری طور پر نظارت تعلیم کے توسط سے حضور انور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ (نظارت تعلیم)

بقیہ: صہ ۳

غالب آگئے سچ ہے جب انسان سچائی کو چھوڑتا ہے تو کسی ایک مقام پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اسے بار بار اپنی جگہ بدلنی پڑتی ہے۔ بھلا کوئی سوچے کہ اگر مسلمانوں کے اندر ایسی ہی کوئی غیر معمولی طاقت موجود تھی اور اس کے مدمقابل ایسے ہی کمزور تھے تو اندرونی منافق اور بیرونی دشمن ان کی قربانیوں کو اسراف اور ان کے ارادوں کو جنون کیوں قرار دے رہے تھے۔

باقی رہا یہ کہ بعض اسباب ان کی تائید میں پیدا ہوگئے تو یہ معجزانہ غلبہ کے خلاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ جب کوئی خبر دیتا ہے تو اس کی تائید میں سامان بھی پیدا کر دیتا ہے۔ مگر وہ سامان مومنوں کی کوشش کا نتیجہ نہیں ہوتے۔ آخر عربوں ایرانیوں اور رومیوں کو سچی قربانیوں سے مسلمانوں نے تو محروم نہیں کیا تھا۔ پھر یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ دونوں فریق کی طاقت کی باہمی نسبت کیا تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عربوں رومیوں اور ایرانیوں سے سچی قربانی کی روح چھین لی۔ مگر جس حد تک انہوں نے طاقت خرچ کی مسلمانوں میں تو اس کے مقابلہ کی بھی ظاہر حالات میں طاقت نہ تھی پھر وہ کیوں کر غالب آئے۔

منافقوں کی اس حالت کا کہ وہ کفار کے مقابلہ کو نادانی سمجھتے تھے۔ ایک اور آیت میں بھی بیان کیا گیا ہے یعنی ان منافقوں کا حال جن کے دلوں میں بیماری ہے تم دیکھتے ہو کسی طرح مخالفین اسلام میں بھاگ بھاگ کر گھستے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو اس سے ڈرتے ہیں کہ مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انجام کیسا برا ہوگا۔ پس قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح کے سامان پیدا کر دے یا اور کوئی ایسا امر ظاہر کر دے کہ یہ منافق ان خدشات کی وجہ سے جو ان کے دلوں میں پیدا ہو رہے ہیں شرمندہ ہو جائیں۔

اصل بات یہ ہے کہ فتح تو بہادروں اور قربانی کرنے والوں کا حق ہوتا ہے۔ اور مومن دنیا میں سب سے بہادر ہوتا ہے کیونکہ اس کی نظر آسمان کی طرف ہوتی ہے نہ کہ زمین پر جو قوم بھی سچی قربانی سے ڈرتی ہے تباہ ہوتی ہے جو اپنے مالوں کو سنبھال کر رکھتے ہیں وہی انہیں ضائع کرتے ہیں جو انہیں صحیح طور پر خرچ کرتے ہیں ان کے مال ہزاروں گنے بڑھ کر واپس آتے ہیں آخر آیت میں فرمایا کہ اصل میں یہی لوگ اپنے اموال اور جانوں کا نقصان کر رہے ہیں کیونکہ نہ کفار نے فتح پانی ہے کہ ان کے ساتھ تعلق ان کے لئے مفید ثابت ہو اور نہ مسلمانوں نے ہارنا ہے کہ ان سے بگاڑ انہیں فائدہ پہنچا سکے۔ لیکن چونکہ یہ آئندہ کی بات ہے یہ جانتے نہیں اور خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں کہ اس کی پیشگوئیوں کے ذریعہ سے اس حقیقت کو سمجھ سکیں حالانکہ اگر جانتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ یہ اس طریق عمل سے اپنے مالوں اور جانوں کو خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔ ایک دوسری آیت میں اس کی تشریح اس طرح فرمائی۔ فرماتا ہے یعنی منافق لوگ اپنے مالوں اور اپنی اولادوں پر ناز کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ان کے مال بھی محفوظ ہیں اور جانیں بھی۔ کیونکہ وہ اپنی اولادوں کو جہاد پر جانے نہیں دیتے لیکن مسلمان ان کے اس فخر سے دھوکا نہ کھائیں۔ کیونکہ گو بظاہر وہ مالدار ہیں اور بظاہر ان کی اولادیں گھروں میں آرام سے بسر کر رہی ہیں لیکن خدا تعالیٰ انہیں ان کے مالوں اور ان کی اولادوں کے ذریعے سے اسی دنیا میں عذاب دے گا۔ اور دنیا میں ذلیل ہو جانے کے بعد ایک دن کفر کی حالت میں یہ اس دنیا سے چل بسیں گے

یہ آیت منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی سلول پر خوب صادق آتی۔ وہ اپنی سب کوششوں کو نامراد ہوتے دیکھ کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی دیکھ کر آپؐ کی زندگی میں ہی وفات پا گیا۔ اور اس کا بیٹا نہایت مخلص ثابت ہوا جو اس کے لئے مزید ذلت اور دکھ کا موجب تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

ربوہ ۱۶؍جنوری۔ صبح سے گہری دھند اور بادل ہیں کل کی بارش کی وجہ سے سردی میں اضافہ ہو گیا ہے کوئٹہ سے آنے والی ہوائیں بھی سردی میں شدت کا باعث ہیں۔

○ پاکستان نے گذشتہ جمعرات کے روز امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے عراق پر حملے کے سلسلے میں خاصی تشویش کا اظہار کیا اور اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے خصوصی اجلاس کے انعقاد کا مطالبہ کیا تاکہ اس حملے سے پیدا ہونے والے اثرات کا جائزہ لیا جا سکے اور ان حملوں کو رکوایا جا سکے۔

○ گذشتہ جمعرات کے روز ترکی نے کردستان ورکرز پارٹی کے ایک پہاڑی کیمپ پر حملہ کیا جس کے نتیجہ میں کم از کم ۳۵ افراد جنہیں گوریلا کہا گیا ہے ہلاک ہو گئے۔

○ مغربی کنارہ میں اسرائیلی فوجیوں نے ایک گھر کا محاصرہ کر کے اس پر ہینڈ گرنیڈ پھینکے اور اینٹی ٹینک میزائل سے بھی حملہ کیا۔ کہتے ہیں کہ وہاں کچھ لوگ اسرائیلی حکومت مخالف موجود تھے۔ ان میں سے ایک شخص پکڑا گیا اور اسے انہوں نے بندوق کی گولی سے اڑا دیا۔

○ بدھ کے روز امریکہ برطانیہ اور فرانس کے ۱۱۰ جنگی جہازوں نے عراق کے فوجی اہداف پر حملہ کر کے انہیں بم اور میزائل کے ذریعے تہس نہس کر دیا۔ عراق کو اس بات کا علم تھا کہ اس پر ہوائی حملہ ہونے والا ہے۔ اور وہ سمجھتا تھا کہ وہ اس کے لئے تیار ہے لیکن امریکہ برطانیہ اور فرانس کی اسلحہ کی برتری کے آگے اس کی پیش نہیں جا سکتی۔

○ قومی اسمبلی میں وفاقی وزیر صنعت شیخ رشید احمد نے بتایا کہ عنقریب

سیمنٹ کی قیمت ایک جگہ پر ٹھہر جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب کے بعد سیمنٹ کی فوری طور پر زیادہ ضرورت پیش آجانے کی وجہ سے اس کی قیمت میں اضافہ ہو گیا تھا۔

○ بنگلہ دیش کی منڈیوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہاں آجکل ہندوستانی اشیاء کی بھرمار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بنگلہ دیش، ہندوستان کی مارکیٹ بن کر رہ گیا ہے۔

○ سپاہ صحابہ نے کہا ہے کہ وہ صادق آباد سے ایک لانگ مارچ ۵؍فروری کو شروع کریں گے جو پاکستان کے وفاقی دارالحکومت ۱۲؍فروری کو پہنچے گا۔ اس لانگ مارچ کی سربراہی مولانا اعظم طارق کریں گے۔ صادق آباد پنجاب کی سرحد پر رحیم یار خان کے ضلع میں ایک شہر ہے اعظم طارق نے بتایا کہ اس لانگ مارچ کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ سپاہ صحابہ کا کیا پروگرام ہے اگرچہ اس موقعہ پر انہوں نے اس کی کوئی تفصیل نہیں بتائی۔

○ برٹش ایئر لائنز کو ورجن ایئر لائنز کے مسافروں کو اپنی طرف لانے کے سلسلے میں ورجن ایئر لائنز نے برٹش ایئر لائنز پر مقدمہ کیا ہوا ہے۔ چنانچہ عدالت نے فیصلہ کیا ہے کہ برٹش ایئر لائنز ورجن ایئر لائنز کو ۶ لاکھ دس ہزار پاؤنڈ جرمانے کے ادا کرے اور ۳۰ لاکھ پاؤنڈ مقدمہ کا خرچ۔

○ بوسنیا اور سربیا کے جھگڑے کے سلسلے میں یورو پین کمیونٹی نے سربیا کو چھ دن کے اندر اندر اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے کہا ہے کہ وہ یورو پین کمیونٹی کی شرائط کو بلا کسی شرط کے مان لے۔

○ امریکی فوجیوں نے کٹی ہاک جو خلیج فارس میں ہے میں خوش خوش واپس آتے ہوئے بتایا کہ انہیں یقین ہے کہ انہوں نے عراق کے فوجی اہداف پر ٹھیک نشانے لگائے ہیں۔ ان کی کوئی زیادہ مزاحمت نہیں ہوئی۔

○ تنظیم اسلامی کانگریس (او۔آئی سی) کے بابری مسجد کے متعلق بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے بھارت کی وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے کہا کہ بھارت کو نہ مشورہ کی ضرورت ہے نہ کسی نصیحت کی کہ وہ انسانی حقوق کی کس طرح پاسداری کرے اور مسلم اقلیت کے ساتھ اس کا کیا سلوک ہونا چاہیئے۔ اس نے مزید کہا کہ بھارت میں دس کروڑ سے زیادہ مسلمان موجود ہیں۔ ڈاکار سینیگال میں ہونے والی۔ او۔آئی سی کی کانفرنس نے بابری مسجد کے انہدام کی مذمت کی تھی۔ اس موقعہ پر ہندو مسلم فسادات میں گیارہ سو کے قریب افراد مارے گئے تھے۔

○ بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان اور حزب اختلاف کے تعلقات اب بہتر بنانے کے سلسلے میں جو کوششیں کی جارہی ہیں وہ ایک حد تک کامیاب ہوتی نظر آتی ہیں۔ مس بے نظیر بھٹو کو متفقہ طور پر ہاؤس فارن

افیئرز کمیٹی کی چیئر پرسن منتخب کر لیا گیا ہے

○ امریکہ کے نئے منتخب صدر بل کلنٹن کے متعلق کہا گیا ہے کہ ان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ عراق کے ساتھ جنگ نہیں کرنا چاہیں گے۔ ان کی تمام باتوں سے اشارے ملتے ہیں کہ جب بھی اس قسم کی جنگ کی صورت پیش آئی وہ اس کے حق میں ہوں گے۔

○ عرب اسرائیل امن گفتگو ۲۰؍فروری کو دوبارہ شروع ہو گی۔ مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ امید کی جاتی ہے کہ اس گفتگو سے پہلے فلسطین سے بے دخل کئے جانے والے فلسطینیوں کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ انہوں نے اسرائیل کو تلقین کی ہے کہ وہ عرب اسرائیل گفت و شنید کو کامیاب بنانے کے لئے ان بے دخل کئے گئے فلسطینیوں کا مسئلہ جلد حل کرے۔

○ بمبئی میں مسلم کش فسادات امیر علاقوں میں بھی پہنچ گئے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں وہاں پر بھی کرفیو لگانا پڑا۔ اب پولیس اور فوج نے بتایا ہے کہ حالات بہتر ہو رہے ہیں اس لئے کرفیو میں وقفہ دینا شروع کر دیا ہے

---


## کمزور بچے

بے بی ٹانک ـــ BABY TONIC

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑے پن وغیرہ کے لئے بچوں کا ٹانک ۲ سال کی عمر تک زیادہ مفید ہے۔ قیمت -/۱۲ روپے

بے بی گروتھ کورس ـــ BABY GROWTH COURSE

ہر عمر کے کمزور بچوں میں ہڈیوں کی نشوونما، بھوک کی کمی اور جسمانی توانائی کے لئے مفید کورس، قیمت -/۳۰ روپے، لٹریچر مفت

کیور ہو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۷۱ / ۶۰۶



پتہ



نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے

پُر امید و احد علاجگاہ

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

ھو الشافی

دواخانہ حکیم نظام جان

فون : ۲۱۸۵۲۷

پوسٹ بکس ۲۲۲

فون ربوہ ۵۵۸

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف